

GOVERNMENT OF INDIA
राष्ट्रीय पुस्तकालय, कलकत्ता
NATIONAL LIBRARY, CALCUTTA

वर्ग संख्या

Class No.

पुस्तक संख्या

Book No.

U
S91.431
N 277 m

रा० पु०/N. L. 38.

MGIP Sant.—45 NL (Spl/69)—4.8-69—1,00,000.

रा० पु०-44

N. L.-44

भारत सरकार
GOVERNMENT OF INDIA
राष्ट्रीय पुस्तकालय
NATIONAL LIBRARY
कलकत्ता
CALCUTTA

अंतिम अंकित दिनांक वाले दिन यह पुस्तक पुस्तकालय से ली गई थी। दो सप्ताह से अधिक समय तक पुस्तक रखने पर प्रतिदिन 6 पैसे की दर से विलम्ब शुल्क लिया जायगा।

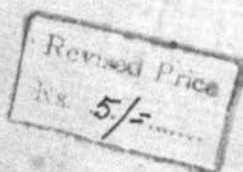
This book was taken from the Library on the date last stamped. A late fee of 6 P. will be charged for each day the book is kept beyond two weeks.

مثنوی گلشنه شالہ

قصہ بادشاہ زادی

۱۸۸۰ء

(۱۱ رو)



MOONIS BOOK DEPOT
BUDAUN, U. P.

قصه من باده زادی مع تصاویر



مطبع فیض محمدی شهر کهنه دیرستان



بسم الله الرحمن الرحيم

لکھ پہلے قلم توجہ معبود	ہر شے میں ہر اوکا جلو چوہ	قدرت ادھی کرے ہویدا	ہو سنگ میں محل محل پیدا
جو چیز جان میں ہر نمایان	ہر نور و سیکا او میں نہاں	قلم میں منہ منہ میں گوہر	ہے صنعت پاک ربا کبر
کیا کیا ہو ویر کوہ درختان	زینت و تاج تخت سلطان	خوشیکہ امت نور بخشا	سینہ پر قمر کے دانہ چمکا
سب کا ہے در زلف او	مخلوق تمام او کے سجود	علم میں سو رہیں جو غنور	لکھ نہ کے شادی داور
ہے عزیز بندوں خدا کو	بید کیا جسے مصطفیٰ کو	توفیق خدا پر سے کیا ہو	ہاں وہ ہی اگر چہ پناہ
	اسے خاصہ عزیز سرگنوں	لکھ قصہ جو پر سر فرسون	

عاشق ہوتا شہزادہ گلبدن کا بین بادشاہ ہزاروی پر اور
مانا بتلاش معشوقہ مع گوہر و زریزادہ بہ لباس خاکسار کے

یوں کہتے ہیں اودین کاہ	اتہا کشو زند میں کوئی ناہ	خوشید مثال صاحب چوہ	خشت میں فساوہم ہر او
سور و بلخ سے سب نروان	راستا تھا وہ اپنا پاس لشکر	عدا و سکا رانہ میں علم تھا	میداد کیا نام کل عدم تھا
وہ عیب تھا کہ جسے بیو کر	اکا بیتے تھے ملے پانی	جب چتا سوار وہ دلاور	ستم کون کیا کہوں سکند
تھا خریشی میں اوکا گوہر	کہ نور سے جسکے تھا منور	تازک بدن او تھا گل اندام	کھتا تانہ اپنا گلبدن نام
کہ تانہ او کو تو نے گرفت	کہ تانہ او کو تو نے غیبت	عورت کا جو کوئی ذکر کرتا	یہ کا تو نہ پائے تھے کرتا
چرخ پر پناہ سید ناسا	پر چل کے وہ ذرانہ سمجھا	سلطان کا وزیر زادہ گوہر	تھا اہل فرستادہ و زور
وہ گوہر چرخ شہر ماری	وہ اختر رجب کا گارے	یعنی شہزادہ ہنس و	او کا وہ وزیر زادہ گوہر
بیل کی سخت کلو کلو مثال	ہتے تھے چرخ و زور مثال	کوئی تھار نیک تہہ بسیر	لایا خوش رنگ چرخ تصویر
مکیہ ایک شہید بن کر	تاہر کھاکا اچھوٹا کین	جس آفت جانکی ہے تصویر	جس غنچہ دانکی ہے تصویر

دینی کی کمان وہ ماہ بابر تاجرتی کما مقام اوس کا شہزادی جین پر نام اوس کا بن ایسی بکاتی ہے وہ لیسر	ہے کوئی سیرج کا ستارا سیری دہشت میں ہے عسقا جس کی کسی پر کی کا ہریہ نقشا	اوس بیت کا پر کسی کی سکین بے جان ہون کما نقشا بے جان ہون کما نقشا	اور گل کا کھانہ کی گلشن آستانہ البتہ جانتا ہوں ہے بین بجائیں ہی شاق کے گروین کی طرح شکر
--	--	---	--



اگر کے قیام پر جو جھکایا پارہ گیا اور خیریت امان دیکھو تو ہے خدا کی قدرت دولت تاجر کو پر عطا کی اور کر کے بیان رقیقت چارہ نہیں تا پیش قدمیہ جب حال تمام کہ سنایا کیوں تخت شمس کو پہنچا سنو ورجان پر قول کامل سہ عشق کا اثر دیا وہ بچہ سہ خبر دیا کے طور و کما سینہ کیا دغا دہ کا اوش پر پیش رہی ہو کر اوس صاحب جو شاق لا اوس کی سپاہ ہم جلوہ	تکسیر کے سہارے بھلایا گلے سے گلے کیا گریبان تمی نام نہانے سے کو نفرت لے کے تصویر پر لکڑیا کے لی لو کی تلاش کے اجازت سینہ میں لگا ہو عشق کا تیر خجست کا زبان چوٹ لایا آرام کے منہ کو موڑتا ہے انجان کا ہر شے منع شکل قانا اسکا نہ لکے ہو زہر غور و تہمتہ سر پہ مارا آہ و وسے پر روم شیدا پانی میں دعا یا نیلو فر کو ماش کا تو غور سے یہ رہتا نفرت پر جو باس ماہ رو ہو	لوہے جو عطر کو چھٹکھایا گلش کے بھار کو ہوشیدا کیا تھا جو عورت کو نفرت خجست کیا اوس کو تھکوا گوہر اشکو کی وہ ہندو نظران کا لگا ہو دلچسپ شہ کی کما ہی غریزہ فرزند جس ناز و نعم کے ساتھ دل سے بیخیاں وہ دور کیے دیوانہ کیسے یہ باقلو کو نمل کو افات میں پھنسا یا سینہ کیا باک مال گل کا شہزادہ کی جبر و انکسار جو کشور عا فحش کا شہزادہ نمل سمجھو کہ گماہی طفلان	غفلت ہو وہ پیش میں آیا ہمرا خزان کو لیں سچا بادل ہی ہوا وہ عشق میں آیا رو با نجات شہزادہ کھنہ لکا اس طرح جیسے ایہ نہ کیا ہے کار خیر کیا گستاخ ہو کر تو فرزند واقع جان کو تیری یہ پیش کی جو بیخیز سے نام عشق کو سودا کی بناو کی فلفلہ کو فرقت میں دین کو تیر و لا سودا کی کو گل کا نقشا نوکسید ویا جو اپنے کو ساتھ اس کے جو خوش ناہا اور جیت گناہا پر غولان
--	--	---	--

زیرِ بوی جو بانو میں ہو بویچر لیکن گوہر زینہ نہ تھو جب خار سپاؤں کا پائے تیرا باقی تر از زمین ہو ہوا جب تھامت یار یاد آئے آتشا خیال جب بچن کا	زور سے صیبت کی جاگیر ساتھ اوس کے ہاتھ آگیا گرا جہنم آہ سرد بہر تا مطلب کا گھر جہنم کی گوا ششاد کے دیکھنے کو جانا نچو کچھ جہنم میں نکلتا تھا	پس دیکھ جو اب تو یوں نہ کو اگر سحر اسکے زار و مضطر خالی نہ کوئی مہین رہا تھا ہر طرح میں جہنم میں نکلتا اگھو مکے خیال میں نکلتا جب آتا وہیں گیسو نکلتا	تھا حال گلشن سفر کو پہلی تھے رہنے پادشاہ سے گل کو جس میں جہنم دوس گل کا کہیں پناہ پاد جس کی طرف نگاہ کرتا سنبل سحر ہی اوس کو تو تھا
--	--	--	--

رسائی عاشق کی وطن دار با میں اور گل چینی گلزار وصال میں بادشاہ
نرا وکی اول وزیر ز او گوہر کو بوسیلہ زن کل فرودش

سالی شے لال کون پلاؤ جو کچھ تھا اوس کا کرکٹ وہ شہر زوہ گلشن و گوہر اندر گوہر سے اوس کے جاگر دریافت کیا کہ اسے جہنم کیا نام رکھے ہے وہ جاگر خوبل وہ صبر سے دو گھام چہ رہے رنگ ادا بان ظاہر میں مین ابرو ان پر خم بیشتری کلام میں ہر ایسے جب لفظ میں کرتی ہو شاد ایسی نہ کوئی پری جہنم اب تک نصف کو اوس کا خوشید و فر جو میں مذکر ملن کی زبانی سال شکر پس آہر سے چشم کی لکھت	پس جو نہیں جہنم میں دریا ابان تھے ہزاروں مٹاؤں پسوئے نگاہ ہو جی جاگر دیکھا ایک رنگ گاہ پیکر گوہر سے ہر بار کے خاطر ظفر زلف سے جیسے پیکر اوس رنگ پر لکھا میں ہمام گوہر سے ہو کچھ سکھو میں جوہر میں نہ تھو جہنم کی ہم شیرینی نہات میں ہو رہے پر ہم جو اچھا ہے اگلا نہ جیسے کہ حسین نے تھو میں اگر کسی خیر سے ہو ہو گیا سو چلی وہ پری سے تم کر شہر زوہ پاس آیا گوہر کے ہوتے آہو کی صورت	لکھت کسی طرف ہے تھا تمی کوئی حسین رنگ نہ ہر نئی ایک عمارت متفش پھولوں کا بنا رہی ہے وہ ہار کس ماہ لقا کو چاہے ہے مالن نے کھایا یہ شکرا کر قد اوس کا ہے غریب صنوبر دیکھیں اگر اوس کو فرشتے ہے رنگ وہاں غنچہ کردار ندان و لبوں کا ہے عیالم دیکھیں ہنر جولان چہاں ہو چکی ہے یہی بلوغت کو ہے نام سے مرد کی اوس کا خوشید سے رخ کو چہاں سے کی عرض ادب سی ہو گونار جس گل ہو تو تم بان بلبل	جنت کی وہ دھڑک رہے تھا نئی کوئی پری بلبل ک جلاؤ وہ ہو چنے جہاں تھو میں خوش ہوئے نجل ہو چکے اوس خند ہا یہ طرز نو جو تھو نے ہے غریب نور و شہ کی خیر سایہ سے عیاں کچھ شہر عاشق ہوں نرا جان کو سے جا اوس میں جہنم کو نہ زنا ایک لکھ میں لعل درہن ہم ہو رنگ سے صورت پریشان ہے طاق ابھی تھو دھڑک یہاں تک نہیں لاکوئی تھو چہرہ ہے نہاد کو دکھائے اے کشور عاشق کے مردار اور ان جاں کو کچھ جوں
---	---	--	--

<p>میں نے یہ سب دیکھا ہے کہ رشتی ہو وہ اس کا بیٹا شادی کا مقام ہے غم کا کرے لگے وہ دعا چاہے رکھ لاش طلالی کو بچر لند دیکھی جو پری نے جو سب لال ہے کون بھیل رہے مکار مالن نے کہا کہ یہ دھتر گوند ہا او سے یہ باختر یہاں آ کے کرے وہ باتیا مالن ہوئی محل سے روانہ گوہر نے دیا جواب اس پر بیشک میں ملازمت کو لوں شہزادی فی سنتے ہی سویدم جیتے سے اوٹا شتاب گوہر تسلیم و آداب بجا نہ لایا دیکھا اس کو جو ایسا بڑا پاک پھر او میں ہوئی جوابہ خواہ بولی وہ کہو کہ مراد ہے کیا سمجھا گوہر کہ راز سب را تہزایا بدین اس طرح سے سوچا کہ بدوں کا بھر پور شہزادہ ہر آبدیدہ تر ہمارے یہاں ہے آدا</p>	<p>میں نے یہ سب دیکھا ہے کہ رشتی ہو وہ اس کا بیٹا شادی کا مقام ہے غم کا کرے لگے وہ دعا چاہے رکھ لاش طلالی کو بچر لند دیکھی جو پری نے جو سب لال ہے کون بھیل رہے مکار مالن نے کہا کہ یہ دھتر گوند ہا او سے یہ باختر یہاں آ کے کرے وہ باتیا مالن ہوئی محل سے روانہ گوہر نے دیا جواب اس پر بیشک میں ملازمت کو لوں شہزادی فی سنتے ہی سویدم جیتے سے اوٹا شتاب گوہر تسلیم و آداب بجا نہ لایا دیکھا اس کو جو ایسا بڑا پاک پھر او میں ہوئی جوابہ خواہ بولی وہ کہو کہ مراد ہے کیا سمجھا گوہر کہ راز سب را تہزایا بدین اس طرح سے سوچا کہ بدوں کا بھر پور شہزادہ ہر آبدیدہ تر ہمارے یہاں ہے آدا</p>	<p>میں نے یہ سب دیکھا ہے کہ رشتی ہو وہ اس کا بیٹا شادی کا مقام ہے غم کا کرے لگے وہ دعا چاہے رکھ لاش طلالی کو بچر لند دیکھی جو پری نے جو سب لال ہے کون بھیل رہے مکار مالن نے کہا کہ یہ دھتر گوند ہا او سے یہ باختر یہاں آ کے کرے وہ باتیا مالن ہوئی محل سے روانہ گوہر نے دیا جواب اس پر بیشک میں ملازمت کو لوں شہزادی فی سنتے ہی سویدم جیتے سے اوٹا شتاب گوہر تسلیم و آداب بجا نہ لایا دیکھا اس کو جو ایسا بڑا پاک پھر او میں ہوئی جوابہ خواہ بولی وہ کہو کہ مراد ہے کیا سمجھا گوہر کہ راز سب را تہزایا بدین اس طرح سے سوچا کہ بدوں کا بھر پور شہزادہ ہر آبدیدہ تر ہمارے یہاں ہے آدا</p>	<p>میں نے یہ سب دیکھا ہے کہ رشتی ہو وہ اس کا بیٹا شادی کا مقام ہے غم کا کرے لگے وہ دعا چاہے رکھ لاش طلالی کو بچر لند دیکھی جو پری نے جو سب لال ہے کون بھیل رہے مکار مالن نے کہا کہ یہ دھتر گوند ہا او سے یہ باختر یہاں آ کے کرے وہ باتیا مالن ہوئی محل سے روانہ گوہر نے دیا جواب اس پر بیشک میں ملازمت کو لوں شہزادی فی سنتے ہی سویدم جیتے سے اوٹا شتاب گوہر تسلیم و آداب بجا نہ لایا دیکھا اس کو جو ایسا بڑا پاک پھر او میں ہوئی جوابہ خواہ بولی وہ کہو کہ مراد ہے کیا سمجھا گوہر کہ راز سب را تہزایا بدین اس طرح سے سوچا کہ بدوں کا بھر پور شہزادہ ہر آبدیدہ تر ہمارے یہاں ہے آدا</p>
--	--	--	--

انجم ہے جہان دین تیرے	لب فلک سما ہوا وہی حور ہے	خچر کوئے سنسے بہتری ہے	تھے سر کووند سے جس سہری
ہے غیرت مہر اور گل فام	رکنا سجدہ اپنا گلبدن نام	عالم ہے شباب مجر حد	سنہر ہوتا ہے اپنی نمود آ
سنا آئین ہر نصیحت پند	ہوا وہ نہیں کسی سے پیوند	کہہ بہین وزیر زادہ اوکا	ہوں لڑا غم فدا و جا و سکا
وہیستی ہی حال عاشق ار	سنہر پیری برنگ بیمار	رکنا تہا جو شکل شاہزادہ	ہوئی او کی شکل تو خیزادہ
کی عشق نہفتہ نہ وہ تاثیر	جھموش ہوئی برنگ تصویر	بولی تو یہ بولی امر کجیاں	کس طرح کرو نہیں او کو مہیاں
یہاں شہریت میں لانی کیو	چن پیا تہی ہون ستاؤنی سکو	گوہر نہ کہا میرا یا سہا	تبدیل لباس کر کے ایسا ہ
اوس رستہ کوئی ستم دلارا	دیکھ کر دیکھا تو جاکے اپنا	کہتے لگی جواں گے مینا	ویدارا و ستے حکما و لگی مین
شہزادہ کی پاس گوہر آیا	وہی کافانہ سب سنایا	جس وقت کہتا کہ کواشی ہ	گوئی تہا ہے پاس مع ماہ
مالن سے کہا یہ پھر ملے کر	لگا جاکے اہی لباس تیر زہر	بانات کا لقا جاکے خیمہ	کیے شش نہیں اور زیبا
مالن نے کہا شباب و زرد	سباب تمام کو کئے موجود	خیمہ اک و دم میں کر کے بڑا	شہزادہ ہو جا جو شہرما

یا ہم عاشق و معشوق کے وصال پھر گرفتاری او کی دست کو تو ال
اور شاہزادی مین کا محل بہ تدبیر گوہر رنگ خصال

ساقی مجھے بارہ وہ ملاو	غم جتنے جہان کے ہر وہ ملاو	لے کا صنم کے اب بیان	ہوں شاہ قلم نگار فشان
میں خوش رنگ ماہ انور	چراں چوس گھڑی فلک پر	باقی رہی نصرت جگہ شہر	اکی خیمہ مین وہ پشار لب
وہ کیا سنہرے عاقبت لڑو	ہے بارہ خواب سے وہ شرار	بولی کہ نہیں یخ واک بہت	ہے خضہ تر نصیب کم بخت
فد نہ نہ خواب سے اوٹھاؤ	اکی کا مگر سبب جستاؤ	انگشتی او کی لالہ کے	اور اپنی انگوشتی ملن نہاؤ
اور شہر لڑا و مار کر دوستانہ	اپنا اوس گلبدن پہ ڈالا	اس ونگ سہر کیا یاد بنا	علوم جانا و سکو صلا
دو دنوں چیز و گوہر یون لکیر	پہرائی وہاں سے چو مضطر	جس وقت ہوئی سحر موحلا	جا کا غفلت و عاشق زار
گوہر وہ دیکھ یہ مثال پرچم	کہنے لگا وہ شاہ عالم	تھے راہ سے عشق کو جو گل	تھے علم سے اسکی جنتہ اکاہ
تمہاں کی قیامت ہو گئے لو	اکی شہر سے پاس وہ ناہ	تھی وہ پری جہاں اقل	پاکے غفلت مین تکو غافل
انگشتی و شاہ پت گزین	ارن چوہر گوہر وہ شک پتون	ایضا کیا اوسنے اپنا وعدہ	نہا لائے سر پہ پنا سہ
چوہر مرست خواب لیکے	راہی کوئی وہ محل سرا کے	یہیستی ہی شاہزادہ لویا	ہوش اور خرو کا نقد کو
نہا لائے شکر کی جا و خواب	بیتاب ہو برنگ سیما	کھینچے دل مضطر کے اک	واہی ہو جس سکنہ ماہ
نہا لائے شکر کی جا و خواب	جسے دل نہاں تک جلا	وہ سوز و غم سے آہ گھنچ	کلی ہی فلک جاکے گھنچ

گوہنے دیکھ یہ تفریاری
وہ عاشق زار جان کی نزار
شہزادہ جو سو گیا مستان
آئینہ کا شرسے یقین دلدار
جس وقت کہ خجی تم خیال
جانخیز بھر آج اونگلی مین
کی عرض یہ گدیتہ اگر
انگشت مین اکیڑہ نم کر کے
آئی زمین وہ ستم گر
چلنے لگا اور تل لہجہ پیر
یہ بات کہے تھما سکا کر
شہزادی فزیہ کہہ پیر کا
مقبول یہ عرض ہو پیر کا
ملو کوئی بن کا سنا دے
تاج جو بن گئے نیز بھو
وہ مین کی جھڑا سنے کا
یہ مین کا عند اور بھڑا
وہ مین جو ناک مین سنا
گرم ایسی ہوئی خوشی کی بھڑا
ناگہ خیمے کے آیا اور بھڑا

شہزادہ گھلن پھل
ہے در در غارت سے بیار
ایو سکا سبک او پیر کا
ارکھتا تھا نہ شہزادہ زوار
غفلت سے اپنے خوش بھال
سو جانیکا تو جگا ونگی مین
آج آنکلی شب بھر دو لہر
باریک ناک بھڑا مین بھڑا
بھٹی بھلو مین سکا کر
تھے ناز و نیاز بر سر کار
وہ دی ستے چار خوش ہو کر
نقد دل و جان بھڑا پور کا
مین اپنی ذرا سنا خجی نو
قدیم غم ورنے سے چھوڑا دے
اس وقت مگر معاف رکھو
موز آہن قیدی کر دیکھ
شہزادہ نے مطلقا نہا
غیر ملک اپنے کو نہا
جس ہوا گدہ لگا خوش دل
یہ تار موز آہن مین کہیں سے

شہزادی مین پاس جا کر
احسان بار محبت پر رکھو
کہنے مرے یقین کو نہ لا لیا
روئے روتے جو سو گیا وہ
یہ عند پند او سکو آیا
گوہرے کھا خدا سلاست
شہزادہ یہ اپنے دین ٹھہرا
کوئے ہوئے چشم نگہ کر
سرخ اپنا چھپا لیا حیا سے
ہوئے گلے چہر چار باجم
چھٹی نہ ہوئے کوئی بھڑا
جذبہ ترے مین کا ہر لا لیا
ہے مین کا سکون میر دلیں
یہ سبک وہ بولی میر جانی
گوہر سے ہے مکان خالی
دونوں کو مثال اہل قصیر
منت سے وہ اس پیش آ گیا
اس لہر کے ساتھ وہ بے تہی
افسوس فلک کا کیا لیا تہا
ستے کدہ لکے ہو غضبناک

کی عرض ماویک ای مین یہ
یار کے اپنی بخت بھڑا
یون خواہیں و سوز دل لگا لیا
دل اور زیادہ کھو گیا وہ
فرمایا کہ خوب ہے بنا لیا
کہہ نہیں سنا و تاقیت
تا خوب نہ لکے رنگ اپنا
بھید لکھا خفل کر کے بیٹھا
بھڑا کیا وقت نہ لکے آگے
گھڑا پوری سو گیا بھر عالم
دیکھا تو پوری پائی گم رات
شہزادی مین کا ہر لا لیا
پوست ہے میرے دل فلک مین
خود ہر شے تھار و دلی جانی
وہ بہت ہو کر بھڑا سس کی
پابند کر کے کا دھڑا بھڑا
شہزادی مین کو بھڑا
رفتار سے تھم گیا فلک بھڑا
حسرت کہا یہ فتنہ بھڑا
کہنے لگا اس طرح کہ بھڑا



اس قسم کی مین کو کون جانے اوسنے خیمہ کے چلنے اندر بیچان لیا بغور رعایت اوس شخصین کوئی تہ بند تھا پہنچنے خشت اگر گھر کے اندر جو حال تھا کہ نہ پایا اور نہ شل زن ہندیان وہ گوہر پوچھا دربان نے کیا ہوا دربان کو دیکھ چند گوہر جب آویں سفر سے تیرا شوہر دیکھوں شتاب و ریت کر دہل ہوا جب وہ دیر اندر شہزادہ مین کی ہوا پوچھا	مین آئی نہ ہو کہ مین بیانیے دیکھا تو نظر شہری وہ کہ شعراوی مین سے یہ عورت قیدی کی مثال اوس مین کر مانتا آگاہ ہر شتاب یا ہر ایک حرکت پہ چہ پایا اور نہ پیرایہ زمانہ زریب تن کر تے کون کہا کہ ہے تو آئی بولگا گوہر کہ اسے برا در معبود کو پوچھو جو صاحب کمر پوچھو دم چند جا کے اندر لیکے پوشاک مین گوہر اکدم مین جلائی کی خوش خاک پیرا در مین کے بیٹھے	میل خیمہ مین کی تیرا نشانہ ایکیر حسین کو مین کی تھکا تھک توہر سے جھوٹا شعبہ ہوئی مین کی پرستار پوچھا یہ کفر سے کیا ہے گوہر نے سنی جو او کی تقریر کہ چند چراغ حاضر اندر اسدم آئینا کا کام کیا ہے ایکیر زریب مین خوش اختر آیا ہے وہ سفر سے ہر دم دربان نے لیکے چند گوہر پہنا کی لباس اپنا اوسکو شہزادے اور اپنے تن پر بھرنے لگے کہ ہر دوسرے	یہ ماجرا کیا ہو کیا ہو نقشہ بیشی ہوئی مین کی بجائے یکیر دونوں کو فرو آسا گوہر کی وہ آئی باور دار کیون چپ ہو بل کی کیا ہے کیون آئی تباہ نام کیا ہے کہہ جسے گیا تھا وہ دور باجالت شاد اور خوش دم کہولا جلد سے دیر کا در کنے لگا مین سے کہ جانتو اوس خاک کھاتا ہوئی بلکہ
--	---	--	---

خبر دنیا کو تو ال کا بادشاہ کو گرفتاری مین اور گلبدن اور بر سر دار کہینچت
کو تو ال کا یہ سب و روع گوئے بادشاہ کے حکم سے

دی ساقی کچھ شراب گنار دربار ہنشی مین اگر اک مرد کی پاس شانہ راوی دیکھانے نہ جو گھر مین جا کر گروٹ ہوئی تیری بات گرمین کو بندہ بان نہ پاو دیکھو مگر مین و قتیہ جو جو طاہر پہنچا ہے شہر بریا	ایچون جو جس کو بر سر دار کے عرض جسے سر جہ کا کر بیشی ہوئی مین تہی بجائے سے جلد و فراخ خانہ و خستہ کر والو کا قطع باون و لڑتہ منظور وہ ہی ہے جو نہاد و بہتر تہن وہ دوسرے آہر و سارن شہر کے سیکو کچرا	حبوت ہوئی سحر موہیل تقصیر عاف ہو نہ شاہ حسب لا شادشاہ برتر دربار مین آئی سنگین ہو کی عرض جس نے شاہ برتر کی عرض قبول شہزادہ جا کر کوہر کی کھا کہ شاہ والا وہ ظلم کیا ہمارے کاو پر	خوشنید ہوا فلک پہ پہنچا جلی نے جلا نا ہر شاہ کہہ آیا ہوں تہنگہ اندر فرمایا جس عرض گو کو دیکھو تو جل کے دیر اندر دیکھانے طاہر رخ و خستہ عالم مین ہے ایسے اوجالا ہو گئے دوسرے شاہ شہر
---	--	---	--

بگیم نے سنہ جو یہ حکایت
فی شاہ کے جاہلی اجازت
بگیم اور مین ساہو بیکر
ہیرہ ہوش و درون چکر
دیار فقیر میں ہو شیدا
آکے گلشن میں باد آسا



ستہ زونے میں کو جی پایا
پسملوں میں بنگل شہا یا
لے اسٹاک دلربائی
اے بولکھ سے بیو فانی
صحت مجھے کہنے میں چرچا
آئینہ منظر جون میں حیران
گوہر کا خوشنایا دیوانہ کو بار
اشکو دکھا گئے میں دلایا دیان تار
سنے ہی میں تیر نام جہاں
لی تو نے مگر خبر نہ میرے
قربان کیا میں دین و ایمان
طوطی کی مثال آنکھ نہ پیرے

عزل

نہ اے ہے نے طعام کو ہے
یہاں زندگی تیری نام ہے
یہاں مرغ دل فرافیت کو
مقصود نے لہو کے دام ہے
تو زلف کو رخ پہ چوڑا تاکو
قصہ بیان صبح پر شام ہے
آگے تیرے جبکہ جو رہا ہوا
بقدر فزون غلام ہے
دھار کی بات پر نہ جا شور
دھ کا جواہر جم جھکت
خود کو جواہریتا ہو تا
کو کہہ اپنی ہی دل میں انصاف
سبد گذر لگا ایک فیتہ
میں بادشاہ زادی کے ساوی کا بہان ہے کو با غم کا سامان ہے

ساقی دو جام بادہ پیہم	اور کوہ پیر بھرا کے ساتھ جان باور میں کا گلیب کے پاس رہتا	میں شادی عم جہا میں مہم
لکھن میں کی شادی کا انداز	ہے بزم خوشی غم کی آواز	ایک کوئی پرکھ لکھن میں مہم
بھرام تھا ایک شاہزادہ	اس شاہ سے ملک میں بادہ	نیتا تھا حلاج ملک دولت
تھوڑا سا آہستہ	رہتی ہو شاہ اور سوار	ہمیشہ کو اپنے ساتھ لایا
نہ نے جو شے و شادمانی	کی میں کی او کے ساتھ دیکھا	دو دن کی سواری ساتھ لیکر
گل چہرہ و ماہ و گل لہرا	شہزادی میں دخت بہرہ	تین دو دن حلاج کے ساتھ
لٹنے کا جو گلیب کے وعدہ	شہزادی میں لکھن تھا	تھوڑے سے باقی رہ گیا تھا
کھنے لگی ہنسی سے ہنس	ہے کوئی فقیر اس گلیب پر	صاحب کے کمال پر آیا
چلیے گلشن کے سیر کئے	دیدار فقیر دیکھ لیجئے	یوں ولین جہا شادی ہو
دو دن کے کہا کہ تباہ ہو	یہ بات حصول حاصل ہو	شہزادی میں ہوا شادی ہو
بھرام سے تم کہو بیان پر	کیجئے کا مقام اے برادر	سادہ تہذیب کہا گیا وہ
بھرام نے سن کلام شہر	خیمہ قائم کیے یہ تیر	گلشن میں گئی تیر زیارت
در ویش نے دی دعا کیا	حاصل ہو نہ ہو گلیب کو	خیمہ میں ہو جو وہ آؤ گل
زبان بعد وہ میں ماہ سیم	گلشن میں لکھن لکھن	پہلو میں شہزادہ مان ہو
گوہر نے شہزادہ لکھن	پہنے پو شاک میں تن پر	کی عرض ایک سچ کا کہ
لے کھو شادی کو سلطان	صدقہ مری تیر چاں لکھن	بہتر نہیں تیر نا بیان
سو اکو دماغ سے نکالو	مشتوق لو لے مل سنارو	جیتا رہا تو پھر میں آتا
شہزادہ لکھن لکھن	نیا ہو جہا میں لکھن کو	تو شہزادی میں کو پاس لکھن
اتنی میں ہو انوشاہ کی	کی خواب نے بند خیمہ کی	

اے ساقی گلیب وہ بادہ	جس میں نہ خوار ہو بادہ	شہزادہ بھرام کا گوہر
دیکھو لکھن لکھن	کچھ نہ لکھ لکھن	ہو قید میں اوروں کا
جانا نہ ملے کو شادمان	لے کر تیرا منار لون	ایک شہزادہ کا لکھن
لی لکھن میں پھر رہے	لکھن میں لکھن	ایک شہزادہ کا لکھن

لوہا بنو اس سخن کو باور بھنگی تیری آنکھوں کی گہر جو حکم حضور پروردگار تسا اس کی جوتی تیار پہنچا گھر آئے اس کے گھر اب کوئی کسی سے ہمسری نہ سلطان کے گوشہ ہونے کا کچھ سلا جواب کچھ نہ دیا بھنگی کی بلا سے بھان پڑی سجھا پڑا سینہ میں سے شہزادہ کو خاک میں ملا بندی خانہ میں اس کو بچا وہ خرمین شب گذشتہ کی دوہن کے فراق میں ہر مطلق بغیر ہی وطن کی خواہ از درین کے الم میں انصاف نہ کرے بعد ماتا خیرت پر تو کا ہمہ سایہ اسے بادہ کشان مست ہوا جب باغ میں غنچہ وار چید تھا چہرہ اس کی کھیل وہ رو گیا اس کے پاس سارا حشر ہوئی نہ نہ تیرا دیو شہزادہ گلبدن میں سو	سر پہ تیرا اور سے یہ خنجر کرنا نہ صفائے میرے اوپر تخیل میں اس کی تھوڑا دو تون ہو کر شتاب و لہو بازو جو سرو قد شمع بر اندکھا کھائی کی پری سے کتنے لگا لگائے ہا کو بہات رور و کس فلک کو یہ دنیا پیارے کی گلبدن کھان تو مستوقہ گلبدن یہی ہے راضی ہوا زن کو سارا شہی معلومین زن کو بھیجا ظاہر ہوا اور از بھان سین خط کے ہوا پریشان نہدہ اس کو رہ نہ پیرن کی پھر تھا ہندار آدم میں دھوکا پون کیے بھنگو جانا فروخت کے گناہ کا خلیاں دنیا کے بہت سوچن کے انکار لا تیرا وہ گلبدن کو گدے فر سے ہوا اکھڑا کسے سر بھان ساوگی نے اسے سنوارا شہزادہ زل میں یہ ادا باز از میں لا با نہیں کھو	اوسے کہا ہے خدائی گویا ہون جان سوچت کز تیر گوہنے کھاسا و پیر تیرے نہ کہیں کیا آرام ہر جا ہوئی اس مر کی ست ہے زکس خیمہ سو قیامت پوچھا وہ گلبدن کھان آ اسے یہ جان و گدے آرام خوش نہیں بلایت کی بھنگو کشتہ مین کر کے گلبدن کو مجرم مثال اس کو کیا بہرام کی حال تھا فراموش ہمدی سے کھنچے آسا چہرہ ہونم سے زعفرانی ملی نہ زرا کبھی کمی تھی بہ ہوش میں شیشی ہی آیا بانی ہونی بے کہیں تو کے ہر باغ میں گلبدن کی شہزادہ دل جو پرچم ہے اگر کے ستیغ مغلے نے گوہنے نہ ان لبان زلو اوس جا میں وہاں تھا خانی کو جا کے بیچ وہیں جب نہ کہیں نہ سول کوئی	ہونگی تیری آنکھوں کی گہر عاقبت اتنی ہنس بے پیر ہمارے مر سے طنز کو مل تو وزارت و دار لوسی نہ کام گوہر لایا ہے ایسی عورت غنیہ کو چن سے جو خجالت وہ میرا سر اور تن کھان معلوم ہوئے تیرا انجام خوش کر کے بھنگی کی بھنگو گوہر سے آیا اس کی سن کو سنگین ہلا سلوک سے خیر سن لو وہ بیان کھ کر کم بہرام نے چشم کو کیا و دل سے ہوئی اور شادمانی نالا و غم سے ہمدی تھی یہ شہزبان یہ تیرا لایا یہو کے ہوا اور کی کہیں تو بالا بالا ہی سے گیا کب یوں طوطی خانہ غم نہ نہ غلبہ کیا دل پہی زری سینا تھا وہ بیک جو کیک باقی ایک وہ گئی تھی خنوار سب کا کہ ہو تو کھالین سلطان کے فرزند خیر
---	---	---	---

یہ بین کے پاؤں کی ہے پار پ	جلی وہ وزیر سے بلار پ	خمال یہ بای بین کے وہی	ہی پانوریر کے نشان فی
جس شخص سے سکو ہو غریب	جواب ہو رست است کہتا	ورایت کر وہیہ حال کیا ہے	فرمایا فریر سے کسی سے
سیا و سکا تہ وہاں کا کو	ایک عورت ہو مند جو جھکا	رکھا ہے کھان قیام نیا	رکھا کیا ہے وہ نام نیا
پوچھی وہ مقام میں جا کے	ایک عورت ہو مند وہاں کا	پوشیدہ کمی وہ آکے بہاں	کہوئی نہ کسی بہ راز نہاں
اوس رنگ پر کیا نہیں کہ	ایک مرد جوان اور سین کا	عورت ایک ہوگی ماہ سیا	اوسے گلشن میں جا ویکھ
گردش میں بیتلک نکات سے	قائم ہو یہ جہان جب تکا سے	اے صاحب فہم اے خردور	کی عرض وزیر سے یہ اگر
اور میں کے ہم مثال ہوگی	ایک عورت خوش جمال کی	مشغول بہ عیش و شاد خرم	یا جاہ جلال یہ وقت کیم
سجود کی چاند کی ہی ہوتی	ہی ایک خیر خوب صورت	اور او کو فقیہ کئے ہیں	وہ شاہ کی باغ میں ہے بہ
جادو کوئی لوندی بان ہی	یہ کے فرینے کما نہیں	ہیں شکر گزار شہ کے ہر دم	وہ تر کون دو طرف شاد خرم
انعام بہت سا اوس کا دیکھا	تفصیل خواہ کی ہیں خود کا	تفصیل سب ہو سناوے	اور تمام حال وہاں کا لاوے
کرتی ہوئی دید جا بجا کا	جون باد باری ہو چکی اوس	دانا قاتل قسم و ہشیار	ستے ہی وزیر سے پرستار
گلشن میں قیام کیوں کیا کا	پوچھا کہ بتا سببت کیا ہے	دیکھا تو ہے بین ماور خار	گلشن میں گئے جوہر گور
خیم ہو گیا کیوں چیکر کتا	قامت تہا مثال سرد و خرا	اب ہو گیا کیوں ہے زعفرانی	تھا رنگ پیلو تو اعوانی
زیور ہو کہاں کسا ہو چکا	عمید لگی اس حرف کی لگا	اب کیوں ہے الم سے زار نکلا	رہے تھے ماحم شاد و خندا
جو کو ذہنی خال کو سوسنگر	خالت اپنی سناؤ نہیں گر	کیا اپنی کھیل میں حالت نگر	اب وہاں میں نے غمخوار
جانی تھی وطن کو سکو عمار	باشکوت و شانت شنت جا	جب شہ نے بعد شاد کی تھی	مہرام کے ساتھ میری شادی
اور کے گرد و پیر سار ہو چکے	خیمے طہات اور پرزے	گردش سے نصیر کے چلی تھی	ایک مذہب اور تہا ایسی
اوسکا نہ ملا تیا کسی جا	اسات خزانہ جس قدر تہا	ساری ہوئی جس سے فوج بار	آفت کی بھری تھی ایسی باد
ہے عیش خند حسینہ شش	دیکھا تو حین میں ایک روش	نقدیر نے لا کی یہاں گرایا	اوس بادنی جھک کر دھڑرایا
رہی لگی اندرون گلزار	ہوں دام حیا میں بین گرفتار	کی مینے قبولی دل سے محبت	تہا جو فقیر پاک سیرت
ماہ کے اسر ہو گیا لعل	دولت و خوشی غم سے بکل	کنے کو مرے قبول نہدا	حسن تلویح یہ سوجھا
گہر میں کوئی وہ سبتار	جانا میں بادشاہ اور کیا دہو کہہ دو سا تہا و شش شین	ہونا شہزادی میں کا کسی ملک میں	جب تک چکی اوس بین کی گفتار
کچھ اور بین رنگ سماں ہے	عالم مشوقی باہر ملاقات	یوں خاندان و زبان روان	ساں ہی گل ہلاکھان ہے
تہا وہ گہرین بیشیاں	وہ کشتہ و رشتے کے سہلان		لے کا منہ کے جو بیان ہے

دورفت سے باول بالا	مکمل کا ہوا باو متا کے ہوا	اوس ماو لعا کے ستہ لند	ہینا سار ہینہ پانچ
اک دم میں ہزار آہ ہوتا	بسل کے مثال نادر کرنا	اوس لیلے گم کے ندرین	ہینا سار ہینہ پانچ
اکدن گیا اوس کے گھر پر	اوس آفت جاگلی تھی جواں	موجود کنیز میں ہواں تھی	کستہ لگا کیو اویا پاری
وزارت گزار چیش کے تو	یہاں منجواں ہے ہے جوبک	ہمز او زمین نور ہر خوش	شرہ نہیں مثال بسجل
چشم ترے آئیں دم	یہاں دروالم ہے میرا ہر دم	وہاں تیری لگی شلاب پرتک	یہاں خون مجھ کوں عینک
تو خطر لگا سپہیں پر	یہاں خاک لگا کواہنے تن پر	سحر تو لگا دو چشم اند	چشم کھونچن عینک
ہیں باو کھڑا سے کلنا	یہاں چیتے ہیں پامین بدن	آتش توجہ ویاں ہر خطور	دشت ہری دل ہینا پانچ
سنی ہی ہو گشت کو شیدا	شہزادیکے بس باو آسا	اگر کے تمام حالت و زار	جب کر چکی پیش میں انصار
دو گھر درج شہر یاری	کستہ کستہ شے او پاری	کندہ جو گھبہ نے ہے پار	تو انکی رات سہو پتیار
دور آپ کو جسے چرخ دیو	ناوم ہو خیل ہو دیکھ دقتار	شب کو میری محل کو تو کھینچ	کہنا استادہ او نکو کھ
خاصہ جس نے تجھے بنایا	دی جا کے خواب او سکوتا	جانیگا جمانے ہوا راوا	ہوئی تری ساتھ راہ پتیا
اوسے دو آپ برق رفتار	حاضر کئے زیر قصور دار	شہزادہ کو یہ کیا خبر دار	کی جلد وہ سرگزشت انصار
تقدیر کا لکھا ہوا ہے	تدبیر اگر ہزار کیجے	جب مرنے چہرے کو چہلا	شہزادہ کو خواب کے پتیا
تقدیر کا یہ پہ کا خانہ	حافل ہوتا ہے خود واد	اگ ذرونی اپنی گشتا کچ	کہا آپ پس ہلکی
پھر محل کھلے ہیں دیو	آئی نیچے کند کے راہ	جانا سارق کو گھبہ کچ	وہی دل خستہ نہ چن ہے
کر دو سرے آپ پر ہارنا	ہزار ہوئی ہیں اوس کے ریا	منزل تو ایسی قطع کی تھی	عادت تھی جو کہو ہستی کی
اوسے ایک تہ پتیا جواو	یہاں اسکو رہا تپ کا مارا	کستہ لگی کون ہو تو باک	ہنستا ہو کوئی ہی ایسا کچ
وہ بولا میں تمہارا خادم	بھرنا تھا بہت دلفیہ بیدم	جب میں ہوا نے جاتال	کچ سمجھی کہ وال میں ہکا
وہ بولی کہ خیر جو تقدیر	وہ بولا دیکھو وہ لب	کستہ لگی لب وہ سکوا کچ	کچ ہوئی تمہاری میر
ساعت فی کھا اسے میں ہر	اسے غیر شمس ماہ پیکر	جسدم سے ساتھ نام تیرا	سبہ وام ہوا اعلام تیرا
تجھ سے شکر ہو گیا ہر شق	ہر شق تاجان ہوا ہر شق	یہ مہر سپہ فرجوانے	ہوئی کئی لگی کشتانی
حبہ شکر ہو حصول دریا	تیرا خیمہ تیرا کو میرا کھار	باو بچو اہو ملکوں کسی کا	خبر میری دیکھ لگی اسکا
وزارت رہیں گشتا و فرم	ایک جا کہیں کھلے آپ ورم	اگر کہ ہوا امت گرم رفتار	شہزاد کو لکھ دے دھکار
تھا شکر کوئی ارجم سمیر	سلطان گیا و لگا کھ کھار	یہاں اوس شہر کشتا	اوس شب عالم کشتا

جی ہوا عالم بے کو خوش ہوا دیکھنے کو جس وقت ہوئی سر پہ داخل ہوئی پیش نہ لند جب تخت پیشیہ کی گئی ایک طرز سے ایک ناز گند خود او سے ہوا کران نشہ شادی کے جو ہر زندہ یون حکم دیا کہ جائے کا جب درود کیا حضور کے یعنی شہزادی گلبدن بہ تخت شہی ہوئی گلبدن کو	چوڑا اسن عالم فست کو یون کر گیا تہا وہ اہل شکست خوش ہوا فلک پر پیدا باجاہ جلال و شوکت و فخر ظاہر کیا اپنا گلبدن نام عزمہ ہوا منقضی بہت سا عاشق کیا نزدین لاکے حاصل ہوا ہجر و عدا اس شہر میں پہرے آئے کا دار کیا وہ عزیز جان کے ایا بحضور میں وہ تب دلیں ہوئی شاد و بین گل و	تھا وہ دست ستان ہو پہان آوے سر کو پیشہ جو سابق کو بہانہ ہم مقرب ہو ہر ایک فی دلیں شکران ہو یہ حکم دیا کہ شہر اندر دار ہو آن کو وہ ناکام دیکھا تو سب جو گئے و گئے یعنی دیدار کے حوا کیج سستی ہی وہ بادشاہی حکام جب آیا حضور شاہ خوبان اوس ملک پر بھی تاج گہر دل سے کیا دیکھ کر جو غم	تھا صاحب نہ شاہ ہو جو کرنا سلطان یہاں کا ہو نہ صحبت اوس لعلین کو خود کیا شہر میں اوس کو جو او کو گرفتار و سکون باجاہ جلال شاہ بھرام شہر ہے میرا شاہ بھرام وسکون ہو جو دل تھا کیج راہی ہوا سحر و خاند بھرم وہ کشور عاشقی کا سلطان کہا عاشق کے سر او پہ لے لگے و نون کا و خرم
--	--	--	--

کو ہر وزیر زراہہ کار ہوا کر جانا اور یہ مستحقین و گلبدن کو وطن کو لانا۔ محوشی و خورمی

لے ساقی گلبدن ہوا شہزادی گلبدن من وہ غنچ گلشن محبت زندہ میں اسیر مبتلا تھا ہوئی ہی راز و رزادہ یعنی شہزادہ گلبدن کو بہتر سے تلاش کو میں جاو جاتا تھا کہیں فلک کے اوپر دیکھتے تھا کہیں زمین میں جا کر سب ملک عرب کو دیکھتا ناکاہ گزر ہوا وہاں پر	پہر باد وہاب سے جہ کاوی شہزادی میں ماہ پر یکر سپوچی مطلب کو اجیہرت تھا سخت سلاسلہ بنیں جگر گرتی لگا دل میں یہ راز وہ شہزادی میں سیم تر کو غربت ہوا زمین و زمین لالو جاتا تھا کہیں زمین کے اندر وہ زمین ہی تھا کہیں رہت تازہ پانی نہ کہیں وہ تیس لیل شہزادہ گلبدن جہان پر	ہوئی یہ تمام داستان ہے دہت تک رہی بے لاکہ کے وہ تیر خطاب کا نشانہ دہت او سے قید میں گذری اوس غنچہ باغ باو شاہی معلوم نہیں کہ ہر گسار کر کی مضبوط یہ ارادہ مطلب کا نہ ملا نہ لعل آخر سو گئی نہ گل کو کئی نہ خوشبو بہ نجاب کا ملک خوب بکھا جس وقت گل حضور او سے	ایک کا وطن میں یہاں ہے پابند رہی وہ دامن غم کے جیسے کو ہر وزیر زراہہ آخر کو رانی شاہ فی کی اوس کو کب ہیج و لربانی معلوم نہیں کہ ان تہا وہ راہی ہو پس وزیر زراہہ مقصود کا نہ آیا گیا کو ہر جنگل میں پرندہ نظر نہ ہو وہ ہر کہیں نہ نظر نہ چھا کہا کہ کو شہزادہ
---	--	---	--

کوہر سے ملاشتہ باد ایسا ہے کوئی کہ میر کی سبک بیان اپنی اپنی چلے گا وطن کو شاہ و مجرم رستی میں مفارقت مینا رکستی پر مداح شہم کو تیار سفر کا سوچئے امان لشک خورشید شاہ خسار آبد رفتہ جو ہے آیا راضی ہو جو سب و دیری زندہ اگر کسی ہر اس شہر کو بہرام کی دستری جو کلفام ہم سب کی نافرمانی ہو ہر ایک کا مکمل شان اور ایسی مشرک ہو راؤ کے جو اولین کی تق پتہ نام ہے مفت ناغ کیجے کوئی کوستان شہزادی میں سیم تر گلدستہ نشا طام ارووی زبانین نظر دعوی نہیں مجب کو ہر شہر ہے وطن میر تق اب ختم کو ہونے پر کھا	بدن حسد و دور یہ کون ہے اور کون ہے جو آیا جو کچھ گزری تھی اوپر سختے اب ہر دم وطن کو مصمم اپنی بریگائے اور احباب مادر ہے تھارو غم کے مضطر فرمایا بول کے خاف امان آئی ہمراہ بین و لدار ہر ایک بشر زمانہ لایا	دیکھا اور یہاں کے کہ کوہر میں رہی ہو سرد و جو کمال ملک صل سے ہے وطن کا ہر تیر لازم نہیں اب غم میں ہند بہر ہی میں مداح شاہ و مجواہ کوہر کا کب سوال منظور شہزادی کو کوہر سے ساتھ لایا آئی ہو کھار جو تین چہرین	دیکھا اور یہاں کے کہ کوہر میں رہی ہو سرد و جو کمال ملک صل سے ہے وطن کا ہر تیر لازم نہیں اب غم میں ہند بہر ہی میں مداح شاہ و مجواہ کوہر کا کب سوال منظور شہزادی کو کوہر سے ساتھ لایا آئی ہو کھار جو تین چہرین
--	--	--	--



جیتک ہی کوئی مجرم جان در بیان کا محمد کتاب گرفاہہ ووزبان حسد سچا نام مروت ایسا خفا ولمیں یہ خیال یا مظلوم احوال لکھا سید گل بدن کا تھا قصہ جو میں ظلم بدن کا اب مینے دوبارہ یہ فسانہ نازان نہیں بندہ شاعری پر ای گی کریم کے یہ کرلیے یعنی بالطف و خوش سبوتے عاصم ازواج عا کے کوہر	جلدی یہ تمام داستان نیگ مجاہد کی کافہ نازی رہتا یا بندہ فکر کے شہا گفتار تمام درد و آس خاکس کی زبان پر لکھ لکھا واقف کے زندہ قاعدہ سیویب کرتا جہر نہ ہمار کرنا میرے عیب کو ظاہر دل کو خاموشی سے بھرنے کوہر عہد شہر واد	ساقی مجھے کہ جو بیاو جو لین ہر مری و بیان اس جہنم کی دیکھتے تیرے ان بات کو دیکھ کر کہ شہر مفسدون جو لڑتے تیرے ہم نے لکھا ہر پہلے سک ہر غرض میں شہر واد بے قصاص میں تمام اشعار کوتا ہوں یہ جن پہلے سے شہر واد میں شہر واد	ساقی مجھے کہ جو بیاو جو لین ہر مری و بیان اس جہنم کی دیکھتے تیرے ان بات کو دیکھ کر کہ شہر مفسدون جو لڑتے تیرے ہم نے لکھا ہر پہلے سک ہر غرض میں شہر واد بے قصاص میں تمام اشعار کوتا ہوں یہ جن پہلے سے شہر واد میں شہر واد
--	---	--	--

24 cu

dt 26.2.1976

10092

Calcutta 27

National Library